جاء الحق و زهق الباطل

دعوة الی اللہ نوٹس

www.TrueJihad786.com
Ahmadiyya Muslim Community

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　　نَحۡمَدُہٗ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الۡکَرِیۡم

محترم برادرم عزیزم رانا عبدالرزاق صاحب۔ ریاض سعودی عرب!

اَلسّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

میرے حال ہی میں اَحمدی ہونے کی خبر آپ کو ملی ہے جسے سُن کر آپ نے اُردو میں ختمِ نبوّت کے موضوع پر تقریر ریکارڈ کر کے مجھے cassette اِرسال کی ہے اور تقریر کرنے والے محترم مولانا صاحب کا تعارف بھی کروایا ہے کہ ان کی تعلیم عربی میں پی ایچ ڈی ہے۔ اور ساتھ ہی کیسٹ میں بڑی ہمدردی کے ساتھ احمدیّت کو چھوڑ دینے کے متعلق آپ کے پیغامات بھی ملے ہیں۔ جس برادرانہ ہمدردی، خیر خواہی اور خلوص کے ساتھ آپ نے مجھے سمجھانے کی جِدّ وجہد کی ہے۔ اُس کا بھی مَیں تہہِ دِل سے آپ کا ممنون ہوں۔

میرے پیارے بھائی! آپ سے بڑھ کر میری عادات سے کون واقف ہوگا؟ آپ کو معلوم ہوگا کہ دنیا کا کوئی لالچ اور کوئی خوف مجھے اپنے پرانے عقیدہ سے منحرف کرنے والا نہیں تھا۔ یہ مَیں ربّ کریم کا ایک خاص فضل سمجھتا ہوں کہ وہ مجھ جیسے عاجز و ناتواں انسان کو رُشد و ہدایت کے راستہ پر لے آیا ہے۔ جبکہ بڑے بڑے عالم اور پی ایچ ڈی قسم کے لوگ بھی اس سے محروم ہیں۔ مجھ پر سب سے پہلے یہ انکشاف ہوا کہ حضرت عیسٰیؑ جنہیں احمدیوں کے علاوہ سب لوگ آسمان پر زندہ مانتے ہیں وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ان سب لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسٰیؑ آسمان سے اُتریں گے اور امام مہدیؔ علیہ السّلام زمین سے ظاہر ہوں گے۔ وہ دونوں مل کر کافروں کو قتل کریں گے!!

مجھے جب قرآنِ کریم کی دو آیتوں سے یہ علم ہوا کہ حضرت عیسٰیؑ وفات پا چکے ہیں تو مَیں نے اِس تحقیق کو آگے بڑھایا۔ پہلی آیت جس نے مجھے حق و راستی کی منزل تک پہنچایا وہ سورۃ اَنبیاء کی آیت نمبر 35 تھی۔ جس میں ربّ علیم وخبیر نے بڑی غیرت سے فرمایا ہے کہ: اَفَا۠ئِنۡ مِّتَّ فَھُمُ الۡخٰلِدُوۡنَ ۔ کہ اَے میرے حبیب! کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تجھ کو تو مَیں موت دے دوں اور اُن پہلے لوگوں کو زندہ رکھوں! (ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا)!!

پھر قرآنِ کریم کی تیس، بتیس (30، 32) آیات سے یہ علم ہوا کہ حضرت عیسٰیؑ وفات پا چکے ہیں۔ پھر اِسی تحقیق کو مَیں نے مزید آگے بڑھایا اَپنے علماء حضرات سے پوچھنا شروع کیا کہ اَگر حضرت عیسٰیؑ کے آسمان پر زندہ ہونے کا ذکر قرآنِ پاک میں ہے تو مجھے دِکھاؤ؟ یہ مولوی صاحبان عام قسم کے دیہاتی مولوی نہیں تھے۔ بلکہ طاہر القادریؔ قسم کے چوٹی کے علماء کہلانے والے تھے۔ سو میرے بھائی! مجھ سے ربّ جلیل کی قسم لے لو۔ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ کسی ایک عالم نے بھی مجھے یہ قرآنِ مجید سے دکھایا ہو کہ حضرت عیسٰیؑ اس جسم کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور وہاں زندہ موجود ہیں۔!!

حضرت عیسٰیؑ کی وفات کی آیات قرآنِ کریم سے پیش کرنے پر ہمارے مولوی لاجواب ہو کر مجھے کہتے کہ ''تم کسی اَحمدی سے کیوں ملے تھے؟'' اُن سے تو بولنا حرام ہے۔ آیات پیش کرنے پر بجائے قرآنِ شریف سے جواب دینے کے ایسی ہی لغو اور غلط باتیں کرتے رہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں۔ اسی طرح ان کے یہ خود ساختہ عقائد بھی باطل ہیں۔ آپ بے شک میری بات پر یقین نہ کریں۔ خود تحقیقات کر کے دیکھ لیں۔ کیونکہ ہر شخص نے اپنی قبر میں جانا ہے اور اپنے کئے کا حساب دینا ہے۔!!

اِسی غرض کے لئے مَیں اِس خط کے آخر پر قرآنِ مجید سے بیس (20) آیات جن کا تعلق حضرت عیسٰیؑ کی وفات سے ہے تحریر کر رہا ہوں۔ سورۃ کا نام اور آیت نمبر ساتھ ہے۔ اُردو میں مختصر اِشارے ہیں تا کہ آپ ان کی راہنمائی میں قرآنِ پاک کو کھول کر ایک ایک آیت پر غور کریں۔ ضروری نہیں کہ جو مولوی کہتا ہے وہ کریں۔ بلکہ اُس پر عمل کریں جو ''قرآنِ پاک'' کہتا ہے۔!!

اسی طرح نبوّت کے مسئلہ پر آپ کی کیسٹ ملی ہے۔ اس کو بڑے اچھے طریقے سے سُنا ہے اور غور کیا گیا ہے۔ جو جواب کے لائق باتیں

ہیں اُنہیں نوٹ کیا ہے سورَبّ کریم کی تائید ونصرت کے ساتھ جواب حاضر ہے۔

محترم مولانا پی ایچ ڈی صاحب نے خَاتَمَ النَّبِیّٖن کا ترجمہ نبیوں کو ختم کرنے والا کیا ہے۔

عربی زبان کا یہ پکّا اور مُحکم اُصول ہے کہ ایسے حروف جن سے فاعل (یعنی کسی کام کے کو کرنے والا) بنتا ہے۔ تو اُس کے درمیان والے حرف پر زیر ِ آتی ہے۔ جیسے عَاقِلُ (عقل والا) فَاتِحُ (فتح کرنے والا) عَابِدُ (عبادت کرنے والا) کَاتِبُ (لکھنے والا) قَاتِلُ (قتل کرنے والا) عَالِمُ (علم والا) نَاصِرُ (مدد کرنے والا) حَافِظُ (حفاظت کرنے والا) وغیرہ۔ اگر اِسی وزن پر اور اِسی علم اور اُصول کے مطابق لفظ خَاتِم (ت کی زیر کے ساتھ) آتا تو معنے لازمی طور پر ختم کرنے والا ہوتے تو ہم اِن معنوں کو خوشی کے ساتھ، دِل و جان سے، سوسو (100) بار قبول کرتے۔!

مگر یہاں قرآنِ کریم میں لفظ خَاتَمَ (یعنی ت کی زبر کے ساتھ) ہے۔ یہاں اِس حالت میں معنے ''ختم کرنے والا'' کرنے، سراسر جہالت ہے۔ یہ عربی زبان اور قرآنِ پاک کے ساتھ ہتک آمیز اور جاہلانہ تمسخر ہے۔ اِسی کے مطابق یہ ایک نا قابلِ تردید اور روشن مثال ہے کہ لفظ عَالِمُ کے معنے ''علم والا'' ہے۔ اگر کوئی شخص لفظ ''عَالَمُ'' (ل کی زبر کے ساتھ، جس کے معنے ''جہان'' ہے) کا مطلب بھی ''علم والا'' کرتا ہے۔ اور اَز راہِ جہالت اِس پر زور دیتا ہے تو ایسا اِنسان ہر صاحبِ علم کے لئے قابلِ نفرت ہوگا اور کوئی دانش منداس کی پیروی نہیں کرے گا۔!!

ہر صاحبِ علم خواہ کسی مذہب وملّت کا ہو اس اصول کو تسلیم کرے گا کہ ''ت'' کی زبر کے ساتھ خَــاتَـمُ کے معانی ''ختم کرنے والا'' ہرگز نہیں ہوسکتے۔ یہ قاعدہ اور اصول 1+1=2 کی طرح ایک سائنس ہے جو کبھی غلط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے اس لفظ خَاتَمُ کے یہ غلط اور جھوٹے معانی قیامت تک نہیں ہوسکتے۔ یہ اس زمانہ کے علماء کی جہالت ہے جو انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے بھی عوام النّاس میں پھیلائی ہے۔ کئی بار مولوی حضرات سے علیحدگی میں گفتگو ہوئی کہ کیا خَاتَمُ کے معانی ''ختم کرنے والا'' بنتے ہیں؟ یہ معانی جو ہم کرتے ہیں بالکل غلط ہیں۔ یہ اس زمانہ کا بہت بڑا اَلمیہ یعنی دکھ پہنچانے والا واقعہ ہے کہ قومی سطح پر عوام کے سامنے قرآنِ پاک کے جھوٹے معانی پیش کئے جاتے ہیں!!

اَلْعَیَاذُ بِاللّٰہِ (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھ کے محفوظ فرمائے)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ خَـاتَـمَ النَّبِیّٖن کے وہ معانی جو آج کل کے علماء کرتے ہیں وہ جھوٹے اور غلط ہیں تو صحیح اور سچے معانی کیا ہیں؟ ابھی سمجھنے کی بات یہ ہے کہ لفظ خَـاتَـمَ النَّبِیّٖن عربی زبان کا مسلّمہ (یعنی مانا ہوا اور تسلیم شدہ) ایک محاورہ ہے۔ محاورہ خواہ کسی زبان کا ہو اس کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ اس کے الفاظ کو کاٹ کر اور توڑ کر اس کا مطلب نہیں کیا جاتا۔ مثلاً اُردو محاورہ ہے کہ فلاں شخص کو دیکھ کر ''میرا دل باغ باغ ہوگیا'' اب وہ شخص انتہائی جاہل ہوگا جو اس محاورہ کے لفظی معانی کرنے لگ جائے اور انسان کے دل کے اندر کسی ''باغ'' کی تلاش شروع کردے۔

اسی طرح لفظ خَـاتَـمَ النَّبِیّٖن عربی زبان کا ایک محاورہ ہے جس کا طریق اور دستور یہ ہے کہ لفظ خَاتَمُ کے ساتھ جب بھی جمع کا کوئی اسم اور لفظ آجائے جیسے خَاتَمَ الْاَوْلِیَاء (اولیاء۔ ولی کی جمع ہے) خَاتَمَ الشُّعَرَآء (شعراء۔ شاعر کی جمع ہے) تو معانی سرداری اور فضیلت کے آتے ہیں۔ یعنی ''اولیاء کا سردار'' اور ''شاعروں کا سردار'' اس کا مطلب ہے اور اس طرح یہ لفظ عربی محاورہ بن جاتا ہے اور جہاں بھی استعمال ہوتا ہے معانی سرداری کے آتے ہیں نہ کہ ''ختم کرنے والا'' اس حتمی اور اٹل طریقہ پر یہ محاورہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے۔

☆تفسیر صافی سورۃ احزاب زیر آیت خَـاتَـمَ النَّبِیّٖن میں یہ حدیث درج ہے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ کو مخاطب کر کے فرمایا ''اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتَ یَاعَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ'' ''مَیں خَاتَمُ الْاَنْبِیَاء ہوں اور اَے علیؑ! تُو خَاتَمُ الْاَوْلِیَاء

ہے۔اگر یہاں لفظ خَاتَمْ کے مولویوں والے جاہلانہ معانی کئے جائیں تو مطلب یہ بنے گا کہ اَے علیؓ! میرے بعد نبی بند ہیں اور تیرے بعد ولی ختم ہیں۔مگر یہ معانی واقعات کے خلاف اور جھوٹے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے بعد اُمت محمدیہ میں اتنے ولی ہوئے ہیں کہ اُن کا شمار ممکن نہیں ہے۔اس لئے ہم صحیح اور سچے معانی یہی کریں گے کہ مَیں نبیوں کا سردار ہوں۔اَے علیؓ! تُو اَولیاء کا سردار ہے!!

☆نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: یَاعَمِّ فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّنَ فِی النُّبُوَّةِ (بخاری، مسلم، ابن سعد، کنز الاعمال جلد 6 صفحہ 178) اَے چچا! تُو خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْن ہے ہجرت کے لحاظ سے جس طرح مَیں خَاتَمُ النَّبِیّن ہوں نبوّت کے لحاظ سے! اس حدیثِ پاک میں رسولِ کریم ﷺ نے خود ہی کَمَا کا لفظ فرما دیا ہے کہ ''جس طرح'' مَیں نبوّت میں خَاتَمُ النَّبِیّن ہوں، تم ہجرت میں خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْن ہو۔کیا حضرت عبّاس کے بعد ہجرت بند ہوگئی؟ قرآنِ مجید میں اللہ ربّ العالمین فرماتا ہے کہ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا (النساء:98) ترجمہ: اللہ کی زمین وسیع ہے تم اس میں ہجرت کرو! حدیث میں بھی آیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول خدا ﷺ کے لئے ہجرت کرتے گا اس کی ہجرت منظور ہوگی۔

(متفق علیہ، کسی حدیث کی کتاب میں سے ہجرت کا باب نکال لو!)

جب حضرت عبّاسؓ کے بعد ہجرت بند نہیں ہوئی حالانکہ انہیں خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْن کہا گیا ہے۔اگر مولویوں والے فضول معانی کئے جائیں تو ہجرت بھی بند اور نبوّت بھی بند۔مگر یہ معانی واقعات کے اور قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا فرمان حکمت آفرین یہ ہے کہ اَے چچا! تم ہجرت کے لحاظ سے ہجرت کرنے والوں کے سردار ہو جس طرح مَیں نبیوں کا سردار ہوں!!

☆مسجدِ نبویؐ کے متعلق رسولِ پاکؐ نے فرمایا ہے:

فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ فَاِنَّ مَسْجِدِیْ هٰذَا اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ

(صحیح مسلم : باب فضل الصّلٰوة فی مسجد مدینه : صفحه531)

یقیناً مَیں آخری نبی ہوں اور بلا شبہ میری مسجد آخری مسجد ہے۔یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسجدِ نبویؐ کن معنوں میں آخری مسجد ہے؟ تاریخ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں ہی مدینہ شریف میں 9 مسجدیں بن گئی تھیں۔انہیں معنوں میں آپؐ فرماتے ہیں کہ مَیں آخری نبی ہوں! اس حدیثِ پاک کی موجودگی میں اگر مسجدِ نبویؐ کے بعد مسجدیں بن سکتی ہیں تو آپؐ کے بعد آپؐ کی پیروی میں نبی بھی آسکتے ہیں!!

اب یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ لفظ خَاتَم کے ساتھ جب بھی جمع کا اسم آئے تو معانی ''سرداری'' کے ہوتے ہیں۔اس کی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔جیسے: خَاتَمُ النَّبِیّن : نبیوں کا سردار، خَاتَمُ الْمُحَدِّثِیْن : محدّثوں کا سردار، خَاتَمُ الْعُلَمَاء : علماء کا سردار، خَاتَمُ الْفُقَهَآء: فقہا کا سردار، خَاتَمُ الْاَوْلِیَاء : اولیاء کا سردار، خَاتَمُ الشُّعَرَآء : شاعروں کا سردار۔لہٰذا ثابت ہوا کہ اس لفظ خَاتَم کے معانی ''ختم کرنے والا'' کرنا سراسر جھوٹ اور جہالت ہے۔یہ علم اور سچائی کے راستے سے ہٹ کر باطل اور کفر کی پیروی کرنا ہے۔علماء کی انہیں جھوٹی اور جہالت آمیز حرکتوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے صراطِ مستقیم اور حق وصداقت کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ۔

ختمِ نبوّت کے موضوع پر جناب پی ایچ ڈی صاحب کی تقریر میں ایک زبردست کمی اور کوتاہی محسوس کی گئی ہے کہ ایک آیت خَاتَمَ النَّبِیّٖن والی مختصر اور غلط پر پیش کر کے اس کی تائید میں قرآنِ پاک کی کوئی اور آیت پیش نہیں کر سکے جب کہ احمدی حضرات نبوّت کے قیامت تک جاری رہنے کی کثرت کے ساتھ آیات پیش کرتے ہیں۔قبل اس کے کہ مَیں محترم مولانا صاحب کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے آگے بڑھوں اس نہایت اہم بات کو بڑی شدّ ومدّ اور پرزور انداز سے اٹھانا چاہتا ہوں کہ ایک طرف تو بڑا جوش وخروش دکھایا جارہا ہے کہ نبوّت بند

ہے اور ہمیں تحفظِ ختمِ نبوّت کرنا ہے اور دوسری طرف اسلام کا اس رنگ میں بیڑا غرق کر رہے ہیں کہ ایک مکمل اور پورے نبی اور عالم عیسائیت کے تسلیم شدہ رسول حضرت عیسٰی علیہ السّلام کو اس اُمت میں لا رہے ہیں۔ حالانکہ قرآنِ کریم میں ان کا قول ہے کہ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا۔ (سورۂ مریم: آیت 31) مجھے کتاب دی گئی ہے اور مجھے نبی بنایا گیا ہے! مقام تعجب وافسوس ہے کہ ایک طرف تو آپ بڑے زور وشور کے ساتھ نبوّت کو بند کرنے کے لئے ساری طاقتیں صَرف کر رہے ہیں اور دوسری طرف حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے منتظر بیٹھے ہیں جو کہ حقیقتاً نبی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام ''اُمتی نبی'' ہو کر آئیں گے۔ ظاہر ہے کہ نبوّت کے مسئلہ میں پھر کوئی اختلاف ہی نہ رہا۔ ہم اَحمدی بھی تو ایک مقدّس ہستی کو ''اُمتی نبی'' کا مقام دیتے ہیں۔ جب آسمان سے آنے والے اُمتی نبی کی قرآنِ کریم کی بیسیوں آیات سے وفات ثابت ہو جائے تو پھر جو اُمت سے آیا ہے وہی ''اُمتی نبی'' سچا ہے!!

محترم مولانا موصوف نے ختمِ نبوّت کے موضوع کی وضاحت کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اَحادیث کے حوالے دیئے ہیں۔

☆ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کا مختلف اَحادیث میں ذکر آیا ہے۔

☆ نبوّت کی مثال ایک محل سے ہے۔ جس کی آخری اینٹ نبی پاک ﷺ لگ کر یہ محل مکمل ہو گیا۔ اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

☆ نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ نبی ہوتے۔

☆ جنگِ تبوک کے موقعہ پر حضرت علیؓ کو پیچھے مدینہ میں بطور ''امیر مقامی'' چھوڑ کر لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ فرمانا کہ ''تُو اس جگہ میرے بعد نبی نہیں ہے۔

☆ تیس 30 جھوٹے دجّال ہوں گے جو نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔

ان پیش کردہ پانچ اَحادیث کا جواب بنیادی طور پر یہ ہے کہ ان اَحادیث سے دوگنی تعداد میں رسولِ کریم ﷺ کی وہ اَحادیث بھی موجود ہیں جن میں اُمت کے اندر نبوّت جاری رہنے کا کھلے اور حتمی طور پر ذکر ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دو قسم کی اَحادیث پیش ہونا کہ ''نبوّت بند ہے اور نبوّت جاری ہے'' یہ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ رسولِ مُحتشم ﷺ نے جہاں بھی نبوّت کو بند اور ختم فرمایا ہے۔ وہ ایسی نبوّت ہے جو نیا اسلام لائے اور کوئی نیا قرآن بنائے بند ہے۔ ایسی نبوّت جو اسلام اور قرآنِ پاک کو منسوخ کر کے کوئی نیا مذہب بنائے بند ہے!!

نبوّت کی وہ قسم جو اُمت میں آپؐ نے جاری رہنے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ نبوّت ہے جو اسلام اور قرآنِ پاک کو مسلم وغیر مسلم دنیا میں پھیلانے اور ترقی دینے کا باعث ہو۔ ایسی نبوّت جو آپؐ کے فیض سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور غلبۂ اسلام کی علمبردار ہو اسے قیامت تک کے لئے جاری فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ کی پیروی میں آپؐ کے غلاموں میں ایسی نبوّت کا پایا جانا اسلام کے لئے باعثِ رحمت ہے۔

ان پانچ اَحادیث میں ہمارے پی ایچ ڈی صاحب نے زیادہ زور دیا لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ والی حدیث پر دیا ہے۔ حالانکہ اس حدیث کو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ (تفسیر الدر المنثور للسیوطی جلد 5 صفحہ 204 وتکملہ مجمع البحار جلد 4 صفحہ 85) آنحضرت ﷺ کو خَاتَمَ النَّبِیّٖن تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

پھر مولانا صاحبان نے 30 تیس دجالوں اور جھوٹے نبیوں کے اُمت محمدیہ میں ظاہر ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اگر اُمت کی تعلیم واصلاح اور ترقی وبقاء کے لئے دجّال اور جھوٹے نبیوں کی ٹھیکیداری ہی اُمت کو دے دی جائے تو باقی خیر وبرکت کے طور پر کیا رہ جائے گا؟ ربِّ جلیل نے تو فرمایا ہے کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ تم سب سے بہترین اُمت ہو۔ نبیٔ رحمت ﷺ کا فیض ہے جو تا قیامت جاری رہے گا۔ اس کا واضح

اور کھلا ثبوت اور دلیل یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(سنن ابی داؤد: کتاب الفتن: جلد 2 مشکوۃ باب العلم)

یقیناً اللہ تعالیٰ میری اُمت میں ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد کھڑا کرے گا جو دین کی از سرِ نو اصلاح و تجدید کر دے گا۔ اس حدیثِ طیبہ کے مطابق بزرگانِ اُمت نے تیرہ صدیوں کے مجددین اپنی کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ ''چودھویں صدی کا مجدد امام مہدیؑ ہوگا۔ چودھویں صدی گزر گئی اب پندرہویں صدی کا بھی بیسواں سال آ گیا ہے۔ کیا نبیٔ برحق ﷺ کی یہ حدیث جو تیرہ سو سال تک سچی ثابت ہوتی آئی۔ اب اس حدیثِ پاک کے مطابق (یہ مایوس لوگ جو صرف دجّالوں ہی کے منتظر ہیں) بتائیں کہ چودھویں صدی کے مجدد کیوں ظاہر نہیں ہوئے؟؟ اگر ظاہر ہوئے ہیں تو رسول اکرم ﷺ کی اس حدیث پاک کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ہم نے اسے قبول کیوں نہیں کیا؟ اور کیوں منکروں کی صف میں بیٹھے ہوئے ہیں؟

اب ایک بڑا اہم سوال یہ ہے کہ اگر کوئی نبی رحمۃ للعالمین ﷺ کی قوت قدسیہ اور فیضان رحمت سے فیض پا کر مامور من اللہ ہو کر اور اُمتی نبی ہو کر آ جاتا ہے تو ہم اس کی سچائی کو کیسے معلوم کریں گے؟ اور اسے کس طرح پرکھیں گے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا ہے؟

دجّالوں کے منتظر مولانا! وہ اور ان کے ساتھی جو اسلام، قرآن اور نبیٔ کریم ﷺ کی طرف سے اُمید کی ساری شمعیں بجھا چکے ہیں۔ وقت گزر گیا ہے۔ ان کا نہ کوئی آسمان سے آیا اور نہ کوئی زمین سے ظاہر ہوا۔ یہ قرآن و حدیث کی پیشگوئیوں سے برگشتہ، مایوسیوں کی دلدل میں پھنسے اور تاریکیوں میں بیٹھے، حق و صداقت کی مخالفت پہ کمربستہ ہیں اور بدقسمتی سے یہی ان کا مقدر بن گیا ہے۔

برادرِ من! آؤ کہ بتاؤں کہ کسی مأمور، نبی، پیغمبر کے سچے اور جھوٹے ہونے اور اس کے پرکھنے اور اس کے متعلق تحقیق کرنے کا اعلیٰ ترین معیار قرآنِ حکیم ہے۔ ربّ ذوالجلال فرماتا ہے: وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ۔ لَاَخَذْنَا مِنْہُ بِالْیَمِیْنِ ۔ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْہُ الْوَتِیْنَ ۔ فَمَا مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْہُ حَاجِزِیْنَ ۔ وَاِنَّہٗ لَتَذْکِرَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ (سورۃ الحاقہ: آیت 45 تا 49) اگر یہ مدّعی (الہام و کلام اور نبوّت کی) جھوٹی باتیں اپنے پاس سے گھڑ کر بنا لیتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے اور تم میں سے کوئی بھی اس کو بچا نہ سکتا اور یہ خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے ذکر و نصیحت ہے!!

اس آیت میں ربّ عزیز، سرور کائنات، فخر موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، احمد مجتبیٰ ﷺ کو مخاطب کر کے یہ اعلان کر رہا ہے کہ اگر یہ جھوٹا الہام اور نبوّت کا دعویٰ کر دیتا تو ہم اس کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے۔ اب یہ آدم علیہ السّلام سے لے کر ایک معیار چلا آ رہا ہے کہ جھوٹا نبوّت کا دعویٰ کرنے والا قتل ہوتا ہے۔ ساتھ ہی اس کا سلسلہ بھی مٹا دیا جاتا ہے۔ اس معیار کے مطابق خدائے قہار نے نبیٔ کریم ﷺ کے متعلق اس قدر سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں!! کیا وہ کسی اور جھوٹا نبی کا دعویٰ کرنے والے کو چھوڑ سکتا تھا؟ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے امتی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپؑ کا قتل نہ ہونا اور سلسلہ کا شبانہ روز بڑھتے چلے جانا۔ آج آپ کا پانچواں خلیفہ ہونا۔ گزشتہ سالوں میں لاکھوں اَفراد کا ہر مذہب سے بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونا۔ اس بات کا قرآنِ پاک کی رُو سے یہ ایک بیّن اور روشن و درخشندہ ثبوت ہے کہ آپؑ خدا تعالیٰ کے سچے مأمور و پیغمبر تھے!!

تقریر میں مولانا صاحب نے بار بار یہ دعویٰ کیا ہے کہ قرآنِ مجید میں صرف نبوّت کے بند ہو جانے اور ختم کر دینے کا ہی ذکر ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ مولانا پی ایچ ڈی صاحب کے اس بے بنیاد اور جھوٹے دعوے کے خلاف قرآنِ پاک کی 20، 25 آیات پیش کروں جو نبوّت اور اس کے ذریعہ بنی نوع انسان کی ہدایت کا سلسلہ قیامت تک جاری رہنے کا ثبوت مہیا کرتی ہیں اور اس نظام کو بند کر دینے کے متعلق قرآنِ حکیم کی ایک آیت بھی نہیں۔ خَاتَمَ النَّبِیّٖن کی آیت کے نبوّت کو بند کرنے کے ضمن میں جو جھوٹے معانی کئے گئے ہیں۔ اس پر مَیں اس حد تک

روشنی ڈال چکا ہوں اور اتنے حق وصداقت پر مبنی اَٹل اور واضح ثبوت و دلائل مہیا کر چکا ہوں کہ ایک مؤمن اور متقی یعنی خوفِ خدا رکھنے والے انسان کے لئے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں!

عزیز من! یہ ایک خط ہے۔ کتاب نہیں اس لئے نبوّت کے حوالہ سے کہ یہ اُمت محمد یہ اور پوری انسانیت کی رشد وہدایت اور فوز وفلاح کے لئے رسولِ رحمۃ للعالمین ﷺ کے فیض سے تا قیامت جاری رہے گی۔اس کی قرآنِ مجید اور فرقانِ حمید سے ایک نورانی جھلک جو سب تاریکیوں کو دُور کر دے پیش کرنے پر اکتفا کروں گا!!

قرآنِ کریم میں ربّ قدوس نے ایک عدیم النظیر اور فقید المثال (جس کی مثال نہ ملے) دعا سکھائی ہے جو نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔(اَے اللہ) ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔ان لوگوں کے راستے پر چلا جن پر تُو نے اِنعامات فرمائے۔ یہ اِنعامات کیا ہیں؟ اور کس طریق سے ملتے ہیں؟ اس کی تفصیل خداوند ذوالجلال نے اس طرح بیان فرمائی ہے۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا۔

(سورۃ النساء: آیت 69-70)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول (محمد مصطفیٰ ﷺ) کی اِطاعت کریں گے۔ وہ اِن لوگوں کے ساتھ ہوں گے (یعنی اِن کے ہم پایہ ہوں گے) جن پر اللہ تعالیٰ نے انعامات فرمائے ہیں۔ یہ لوگ نبیوںؑ، صدیقوںؓ، شہیدوںؓ اور صالحینؒ (کے ہم درجہ ہوں گے) اور یہ پورے پورے ان کے ساتھی ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے اور وہ خوب جاننے والا ہے۔

اوّلاً:۔ یہ اِنعامات اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں اُمتِ محمدیہ کو دینے کا وعدہ ہے۔

ثانیًا:۔ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ اِنعامات ربّ کریم نے دینے نہیں تھے تو یہ دُعا کیوں سکھائی ہے؟؟؟

ثالثًا:۔ تین اِنعامات کی عطا رسولِ اَکرم ﷺ کی اِطاعت وفرمانبرداری میں پہلے ہی مان رہے ہیں۔ (صدّیق، شہید، صالح) کیا اِن سے پہلے اَلنَّبِیّٖن کا لفظ نہیں؟

رابعًا:۔ اگر اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کی تابعداری میں مل سکتے ہیں تو چاروں اِنعامات مل سکتے ہیں۔ اگر نہیں مل سکتے تو پھر ایک بھی نہیں مل سکتا! مگر عملاً ایسا نہیں ہوا۔

خامسًا:۔ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ''صدّیق'' نہیں بنے؟

کیا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے ''مقامِ شہادت'' نہیں پایا؟

کیا اس اُمت کے لاکھوں صالحین ''وَلِیُّ اللّٰہ'' کے مقام پر فائز نہیں ہوئے؟

ان بزرگانِ اُمت کو یہ ''مقاماتِ بلند'' ملے ہیں تو اس آیت میں مذکور وعدہ کے مطابق ملے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے مطابق اگر اُمت کی ایک مقدّس ومطہر ہستی کو ''اُمّتی نبی'' کا مقام مل گیا ہے تو وہ بھی اس آیت کی رُو سے ملا ہے۔!! سو یہ آیت اس بات کا حتمی ثبوت مہیا کرتی ہے کہ یہ چاروں اِنعامات اُمت میں قیامت تک جاری ہیں اور نبوّت کا اِنعام اِن میں سرفہرست ہے۔ اگر مولوی حضرات کو اِن میں سے کوئی اِنعام نہیں ملا تو یہ بات ان کے لئے قابلِ غور اور لمحۂ فکریہ ہے۔ اَب تو عام محاورۃً یہ بات لوگ کرتے ہیں کہ ''کیا کوئی مولوی بھی وَلِیُّ اللّٰہ دیکھا ہے؟'' یعنی مولوی ہرگز کسی نے وَلِیُّ اللّٰہ نہیں دیکھا۔ تو پھر اس زمانے کا مولوی ان رُوحانی مقامات کو کیوں کر سمجھ سکتا ہے؟

اپنی اس ختم نبوّت کی تقریر میں جناب مولانا پی ایچ ڈی صاحب نے اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے

نبی کی پیشگوئی کی ہے۔ مگر رسولِ اکرم ﷺ نے کسی کی پیشگوئی نہیں فرمائی!

یہ مقامِ حیرت ہے کہ اس زمانہ کا بڑی بڑی ڈگریاں رکھنے والے علماء قرآنِ پاک کے عام مسائل سے بھی ناواقف ہیں۔ مِیۡثَاقُ النَّبِیّٖن قرآن مجید کا ایک مشہور مسئلہ ہے کہ ہر نبی سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دے اور اپنی اُمت اور ماننے والوں کو یہ تلقین کرے کہ وہ آنے والے نبی پر ضرور ایمان لائیں اور اُس کی مدد کریں۔ اِس ضمن میں ربِّ حق تعالیٰ کا یہ اِرشاد ہے کہ: وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰہُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُکُمۡ مِّنۡ کِتٰبٍ وَّ حِکۡمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنۡصُرُنَّہٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰی ذٰلِکُمۡ اِصۡرِیۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡہَدُوۡا وَاَنَا مَعَکُمۡ مِّنَ الشّٰہِدِیۡنَ۔

(سورۃ آل عمران: آیت 81)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالیٰ نے جب نبیوں سے یہ پختہ عہد لیا کہ مَیں نے ہی تم کو کتاب وحکمت عطا کی ہے پس جب کوئی رسول تمہاری تعلیمات کا مصدّق ہو کر (تمہارے بعد) آئے تو اُس پر ضرور اِیمان لانا اور اُس کی ضرور مدد کرنا۔ فرمایا کہ کیا تم اِقرار کرتے ہو؟ اور میری طرف سے تم یہ ذمہ داری قبول کرتے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہاں ہم اِقرار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم گواہ رہو اور مَیں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔

اس آیت سے متعلق سارے تفسیر کرنے والے متفق ہیں کوئی سی تفسیر اُٹھا کر پڑھ لی جائے۔ ہر مفسّر یہی بات کرتا ہے کہ ہر نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی پیشگوئی کر کے جاتا ہے۔ یہی عہد اُس سے ربِّ ذوالجلال نے لیا ہے کہ وہ آنے والے نبی کے لئے اپنی اُمت کو اُس کے ماننے اور اُس کی مدد کرنے کی پختہ اور پُر زور تلقین کر کے جائے!! یہ عہد جو سب نبیوں سے لیا گیا ہے اس میں نبی خاتم الانبیاء سب سے بڑھ کر شامل ہیں کیونکہ آپؐ افضل الانبیاء ہیں۔ مگر مولوی حضرات پھر بھی ضد کے طور پر کہہ دیتے ہیں۔ جیسا کہ یہ مولانا پی ایچ ڈی صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ سے یہ عہد نہیں لیا گیا!! کہ وہ کسی آنے والے نبی کی پیشگوئی کریں۔ اِس ضمن میں ملاحظہ ہو سورۃ اَحزاب کی آیت نمبر 8،7: وَاِذۡ اَخَذۡنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیۡثَاقَہُمۡ وَمِنۡکَ وَمِنۡ نُّوۡحٍ وَّاِبۡرٰہِیۡمَ وَمُوۡسٰی وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ وَاَخَذۡنَا مِنۡہُمۡ مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا۔ لِّیَسۡـَٔلَ الصّٰدِقِیۡنَ عَنۡ صِدۡقِہِمۡ وَاَعَدَّ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَذَابًا اَلِیۡمًا۔

ترجمہ:۔ یاد کرو جب ہم نے نبیوں سے اُن کا پختہ عہد لیا اور تجھ سے بھی، نوحؑ، ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ابن مریم (علیہم السلام) سے بھی۔ ہم نے سب سے مضبوط عہد لیا تاکہ اللہ تعالیٰ صادقوں کے بارہ میں اُن کی سچائی دریافت کرے اور کافروں کے لئے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اِس آیت مبارکہ میں نبیوں سے عہد لینے کے حوالے سے سب سے پہلے فرمایا کہ مِنۡکَ کہ اَے محمد رسول اللہ ﷺ ہم نے سب سے پہلے تم سے یہ عہد لیا! باقی نبیوں کا بعد میں ذکر آتا ہے۔

مکرم مولانا صاحب تقریر میں کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ سے عہد بھی نہیں لیا گیا اور آپؐ نے کسی نبی کے آنے کی پیشگوئی بھی نہیں فرمائی! آپ ﷺ سے لئے جانے والے عہد کا تو پتہ لگ گیا ہے۔ مولانا صاحب کی غلط بیانی اور دروغ گوئی بھی واضح ہوگئی۔

اَب آنے والے نبی کی پیشگوئی بھی دیکھ لیں۔

1: آنحضرت ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے اُمت محمدیہ میں تشریف لانے والے مسیح موعود کی بشارت دیتے ہوئے اُسے چار دفعہ نَبِیُ اللّٰہ، نَبِیُ اللّٰہ، نَبِیُ اللّٰہ، نَبِیُ اللّٰہ کہہ کر پکارا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

(صحیح مسلم: باب خروج دجال ومشکوۃ باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال)

2: اسی طرح رسولِ کریمﷺ نے اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دی جو اُمت میں مسیح موعود ہوکر آئے گا۔ آپؐ اس نبی کے متعلق فرماتے ہیں لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ (بخاری جلد دوم: صفحہ 158: کتاب بدء الخلق) (طبرانی فی الاوسط والکبیر) (سنن ابی داؤد جلد دوم: صفحہ 238) میرے اور اُس کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہوگا! اس حدیثِ پاک سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ آپﷺ نے آنے والے نبی کی خبر بھی دی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ میرے بعد براہِ راست وہی آئے گا۔ درمیان میں کوئی اور نبی نہیں ہوگا۔!!

3: الخصائص الکبریٰ لامام سیوطی جلد اوّل صفحہ 12 بروایت حضرت اَنس بن مالکؓ ایک مشہور حدیث درج ہے کہ نبیِ رحمۃ للعالمینﷺ فرماتے ہیں کہ میرا اَرفع واعلیٰ مقام معلوم ہونے پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے ربِّ جلیل سے یہ خواہش کی تھی کہ مجھے اُمتِ محمدیہ کا نبی بنادے! آگے رسولِ کریمﷺ فرماتے ہیں کہ خداوند قدّوس نے جواب دیا کہ نَبِیُّھَا مِنْھَا اُس اُمتِ محمدیہ کا نبی اُسی اُمتِ محمدیہ سے ہی پیدا ہوگا۔ اس حدیث پاک میں بھی نبی اَکرمﷺ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر آنے والے نبی کی خبر دی ہے۔

آیت میثاق النّبیّن کے مطابق جو نبیوں سے عہد لیا گیا ہے کہ وہ اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دے کر اُس کے ماننے اور اُس کی مدد کی تاکید کر جائیں۔ آپؐ نے اس فرض کو کماحقہٗ اَدا فرمایا۔ اَب ہمارا فرض ہے کہ ہم آپؐ کے اِرشادِ گرامی پر عمل پیرا ہوجائیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے)

مندرجہ بالا حدیث میں ایک اہم نکتہ ہے جسے بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اُمتِ محمدیہ میں شامل ہوکر اس اُمت میں نبی بننے کی دُعا حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی ہے مگر مولویوں نے عوام میں جھوٹے طور پر یہ مشہور کر رکھا ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے دُعا کی تھی۔ اس لئے اُنہوں نے رسولِ اَکرمﷺ کی اُمت میں آنا ہے۔ کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی یہ دُعا کسی جگہ سے نکال کر دکھاؤ؟'' مگر یہ جھوٹا بیان کبھی بھی کوئی غیر اَز جماعت احمدیہ دکھا نہیں سکا۔ پھر مذکورہ بالا حدیث میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو اللہ جل جلالہٗ نے فرمایا کہ ''تم اُمتِ محمدیہ کے نبی نہیں بن سکتے'' پھر اس فرمانِ ربّ العزّت کے پیشِ نظر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کس طرح اُمتِ محمدیہ کے نبی بن سکتے ہیں؟

مکرم مولانا صاحب نے تقریر میں اس اَمر پر بہت زور دیا ہے کہ اُمت کے کسی ایک بزرگ نے ختمِ نبوّت کے اس عقیدہ سے اِختلاف نہیں کیا جو مولانا کا یا عام مسلمان کہلانے والے لوگوں کا ہے۔!!

جواباً گزارش ہے کہ یہ بات محترم مولانا صاحب کے علم میں ہی نہیں ہے کہ سینکڑوں بزرگانِ اُمت نے ان کے عقیدہ سے اِختلاف کیا ہے بلکہ اسے غلط اور جاہلانہ اور غیر اِسلامی اور جھوٹا عقیدہ قرار دیا ہے۔ اَبھی ان اِختلاف کرنے والے بزرگوں میں سے کچھ کے صرف نام اور چند ایک کے نام کے ساتھ حوالے بھی پیش کیے جاتے ہیں۔!

1: رئیس الصوفیاء شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ واضح طور پر فرماتے ہیں کہ ''پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی'' یعنی مراد آنحضرتﷺ کے اِس قول سے یہ ہے کہ اَب کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو میری شریعت کے مخالف شریعت پر ہو بلکہ جب کبھی بھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا!

(فتوحاتِ مکیہ جلد دوم: باب 73 صفحہ 3، صفحہ 34، صفحہ 100)

2: حضرت ابوعبداللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی، اپنی کتاب ''ختم الاولیاء'' کے صفحہ 341 پر فرماتے ہیں کہ ''خاتم النّبیّن کی یہ جو تاویل کی جاتی ہے کہ آپؐ بعثت کے لحاظ سے آخری نبی ہیں۔ اس میں کون سی شان پائی جاتی ہے؟ اور اس تاویل میں کون سی علمی بات ہے؟ یہ تو بےوقوفوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔''!!

3: مشہور صوفی ممتاز متکلم حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ نے فرمایا ہے ''یاد رکھو مطلق نبوّت نہیں اُٹھی۔ صرف شریعت والی نبوّت اُٹھی

ہے۔''!

(الیواقیت والجواہر جلد دوم: صفحہ 27)

4: حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔''حضرت ختم الرُّسل ﷺ کی بعثت کے بعد آپؐ کے متبعین کا آپ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالِ نبوّت حاصل کرنا آپؐ کے ختم الرُّسل ہونے کے منافی نہیں لہذا اے مخاطب! تُو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔''

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد اوّل: مکتوب نمبر 351 صفحہ 432)

5: سرتاج الاولیاء آفتابِ طریقت عالم اِسلام کے عظیم الشّان بزرگ حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ اپنی مثنوی معنوی میں خاتم النّبیّن کی تفسیر کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

بہرایں خَاتَم شُدَ است اُو کہ بجُود — مثلِ اُوئے بودئے خواہند بود

یعنی ان معنوں میں آپؐ خاتم النّبیّن ہیں کہ اِنسانوں میں سے آپؐ جیسا کوئی فیض پہنچانے والا نہ ہوا ہے اور نہ آئندہ مستقبل میں کوئی ہوگا!

پھر اس فیضانِ نبوّت کے جاری رہنے کے متعلق فرماتے ہیں کہ

مکر کُن دَر راہِ نیکو خدمتے — تا نبوّت یابی اندر اُمّتے

خدمتِ اِسلام و اِنسانیت میں نیکیاں بجالانے کے لئے منصوبے بنا۔ تا کہ تجھے اس محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں رہتے ہوئے نبوّت کا مقام حاصل ہو جائے۔!!

(مثنوی مولانا رومؒ: دفتر اوّل صفحہ 53)

اُمت کے اندر نبوّت جاری رہنے کے متعلق بزرگانِ اِسلام کے عقائد و اِرشادات اور حوالوں کا سلسلہ اتنا طویل ہے کہ اس پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ چہ جائیکہ یہ مولانا صاحب فرما رہے ہیں کہ کسی ایک فرد نے بھی اِختلاف نہیں کیا۔!!

اب کچھ اُن بزرگانِ اُمت کے اسماءِ گرامی تحریر کئے جاتے ہیں جنہوں نے خَاتَم النّبیّن کے کے ضمن میں اپنے علم و معرفت کے نور سے یہ معنے کئے کہ آنحضرت ﷺ افضل الرُّسل ہیں اور آپؐ کے فیضانِ رحمت سے اس خیر اُمت میں نبوّت قیامت تک جاری ہے۔!!

1: حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ
2: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
3: حضرت محمد بن سیرینؒ
4: حضرت امام جعفر صادقؒ
5: حضرت الشیخ ابوجعفر محمد بن علی بابویہ القمیؒ
6: حضرت ابوجعفر محمد بن حسن طوسیؒ
7: حضرت علاّمہ راغب اصفہانیؒ
8: حضرت پیر الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ
9: حضرت امام فخر الدین رازیؒ
10: حضرت امام تقی الدین سبکیؒ
11: حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ
12: حضرت صوفی عبدالرزاق قاشانیؒ
13: حضرت علاّمہ عبدالرحمان ابنِ خلدون
14: حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ
15: حضرت علاّمہ شہاب الدین ابنِ حجرؒ
16: حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ
17: حضرت امام محمدؒ طاہر گجراتی
18: حضرت مُلّا علی قاریؒ
19: حضرت شیخ احمد سرہندی مجدّد الف ثانیؒ
20: حضرت ابوالحسن علی بن ابراہیم القمیؒ
21: حضرت محمد باقر مجلسیؒ
22: حضرت محمد عبدالباقی زرقانیؒ

23:	حضرت مظہر جانِ جاناںؒ	24:	حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ
25:	حضرت علاّمہ شہاب الدین آلوسیؒ	26:	حضرت علاّمہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
27:	حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ (رحمہم اللہ علیہم اجمعین)		

فیضانِ نبوّتِ محمدیہ کے اس سلسلۂ دراز کو بہت مختصر کیا گیا ہے۔قرآن پاک سے چالیس کے قریب ایسی آیات پیش کی جاسکتی ہیں جن میں نبیٔ رحمتﷺ کے فیوض و برکات اور افضال و انوار سے آپ کی خیرِ اُمت میں قیامت تک نبوّت کے پائے جانے کا ذکر ہے۔!اسی طرح لمبا سلسلہ اَحادیثِ نبویہ کا ہے جو آپؐ کے نُورِ فیض کو قیامت تک درخشندہ و منور کرتا چلا جاتا ہے۔ان سب کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے جو ایک مردِ مؤمن کو جھوٹ اور باطل کی تاریکیوں اور اندھیروں سے نکال کر آفتابِ حق وصداقت کی روشنی میں کھڑا کر دینے کے لئے کافی ہے۔!!

حضرت مولانا صاحب کی تقریر کی ایک دو باتیں رہی جاتی ہیں ان کا بھی جواب حاضر ہے۔

1: مولانا صاحب نے ایک قرآنی آیت کے حوالہ سے فرمایا ہے کہ ''دین مکمل ہوگیا ہے!''اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اس لئے ''نبوّت بند ہے۔'' جواباً عرض ہے کہ جتنی کوئی چیز مکمل اور مضبوط ہوگی اس کی حفاظت کی اتنی زیادہ ضرورت ہوگی کہ کوئی دشمن اسے توڑ کر پامال نہ کردے۔اس لئے رَبِّ عزیز نے مجدّ دین کا نظام اور اُمتی نبیوں کی بعثت کی نوید جانفزا سنائی ہے۔کیا مولانا اس بات کا جواب دیں گے کہ دین مکمل ہوگیا ہے اس لئے نبوّت بند ہے۔تو پھر حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی آمد کا اِنتظار کس لئے ہے؟؟

2: ایک بلاضرورت بحث بھی جناب مولانا صاحب نے چلائی ہے کہ نبی اور ہوتا ہے اور رسول کوئی الگ چیز ہے اور حضرت یحیٰیؑ علیہ السّلام کی اپنے پاس سے ہی (بغیر کسی قرآنی ثبوت کے) مثال دی ہے۔توجہ فرمائیں۔حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے متعلق رَبُّ العزت فرماتا ہے كَانَ رَسُوْلًا نَبِيًّا (سورۂ مریم:54) یعنی وہ رسول اور نبی تھا۔کیا حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی کوئی کتاب ہے؟

میرے پیارے بھائی! میری آخری بات یہ ہے کہ یہی صداقت ہے یعنی رَبِّ جلیل اور خاتم الانبیاء، حبیبِ کبریاﷺ کے اَحکامات ہیں جنہیں دیکھ کر میں نے احمدیّت کو قبول کیا ہے اور صراطِ مستقیم کو پالیا ہے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِكْرَامِهٖ۔

علماء حضرات کو یا تو اس کا علم نہیں ہے۔اگر علم ہے تو جان بوجھ کر دنیا کے طمع اور لالچ کی خاطر حق وصداقت کی مخالفت کرنے سے بڑا گناہ کوئی نہیں ہوسکتا!! خدائے مجید ہمیں سچائی کو سمجھنے اور اسے قبول کرنے کی ہمت اور جرأت عطا فرمائے۔تاکہ عذابِ الٰہی سے بچ کر دونوں جہان میں سرخرو ہوسکیں۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِيْن۔

والسّلام

خاکسار

آپ کا بھائی

رانا عبدالستار

جب کھل گئی حقیقت پھر اُس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہِ حیاء یہی ہے

(جاری ہے)

ثبوت وفات حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اَزروئے قرآن پاک

نوٹ: قرآنِ مجید با ترجمہ کھول کر ان حوالہ جات کو ساتھ ملا کر تحقیق کریں۔!

☆1: پہلے پارہ کے آخری سولہویں رکوع کی آیت نمبر 135، 137، 142 میں نبیوں کی ایک جماعت کے فوت ہو جانے کا ذکر ہے اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا بھی نام ہے۔

☆2: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دَرجات میں اُٹھائے جانے سے پہلے وفات دینے کا وعدہ ہے۔ آلِ عمران: 56۔

☆3: حضرت محمد ﷺ سے پہلے سب رسول وفات پا چکے ہیں۔ آلِ عمران: 145۔

☆4: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام سے پہلے سب رسول وفات پا گئے یہ بھی اُنہیں جیسا (وفات یافتہ) رسول ہے۔ مائدۃ: 76۔

☆5: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام قتل نہیں ہوئے نہ صلیب دیئے گئے۔ تیسرا ذریعہ ہوا کہ قدرتی موت ہوئی۔ نساء: 158۔

☆6: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا قیامت کو اِقرار کہ میری وفات کے بعد عیسائیوں نے مجھے خدا بنایا۔ مائدۃ: آخری رکوع۔

☆7: قانونِ قدرت ہے کہ ہر اِنسان زمین پر ہی زندگی گزارتا ہے اور اِسی پر ہی مرتا ہے۔ الاعراف: 26۔

☆8: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو صرف اور صرف رَسُوْلًا اِلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اُمتِ محمدیہ کے لئے نہیں۔ آلِ عمران: 50۔

☆9: تمام اِنسانوں کے لئے زمین کو ہی قرارگاہ بنایا گیا ہے۔ اِسی پر رہنا اور مرنا ہے۔ مرسلات: 26، 27۔

☆10: جن ہستیوں کو معبود یعنی خدا مانا جاتا ہے وہ سب فوت ہو چکی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بھی اُن میں شامل ہیں۔ النحل: 22۔

☆11: کافروں کے مطالبہ پر رسولِ اکرم ﷺ آسمان پر نہیں گئے۔ فرمایا کہ روک یہ ہے کہ مَیں بشر اور رسول ہوں۔ بنی اسرائیل: 92۔

☆12: سورۂ مریم کی آیت نمبر 16 اور 34 میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام کی زندگی اور موت کو یکساں بتایا گیا ہے۔

☆13: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو تا حیات نماز کا حکم، نماز کے لئے قبلہ؟ عیسوی نماز یا محمدی نماز؟ یہ نماز کیسے اَدا ہو رہی ہے؟ مریم: 32۔

☆14: حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو تمام عمر زکوٰۃ کا حکم، وافر مال کہاں سے؟ لینے والے مستحقینِ زکوٰۃ کہاں ہیں؟ مریم: 32۔

☆15: تجھ کو (یعنی رسولِ پاک ﷺ کو) وفات دے دیں کسی اور کو زندہ رکھیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ الانبیاء: 35۔

☆16: کوئی جسم عام اِنسانوں سے ہٹ کر غیر معمولی عمر نہیں پا سکتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی عمر معمول سے ہٹ کر ہے۔ الانبیاء: 9۔

☆17: واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان پر نہیں گئے۔ اُن کو والدہ سمیت زمین پر ہی پناہ دی گئی۔ مؤمنون: 51۔

☆18: اللہ تعالیٰ نے کوئی جسم ایسا نہیں بنایا جو کھانے کے بغیر زندہ رہ سکے۔ الانبیاء: 9۔

☆19: ہر نفس موت کا ذائقہ چکھ کر ہی اللہ تعالیٰ کی طرف جا سکتا ہے۔ عنکبوت: 58۔

☆20: حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی مثال دی گئی ہے۔ حضرت آدم علیہ السّلام فوت ہوئے ہیں۔ آلِ عمران: 60۔

ابنِ مریم مَر گیا حق کی قسم
داخلِ جنّت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اُس کو فرقاں سربسر
اُس کے مَر جانے کی دیتا ہے خبر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆